سوال

ناحت قرآن کی روشنی میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے فلسفہ کے استاد نے کہا ہے کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس روح کو عذاب ہویا اس کا محاسبہ ہورہا ہو' وہ منتقل ہوجائے یہ تو دوسرے انسان کا محاسبہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے استاد کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اس مسئلہ میں یہ آیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ١٧٢ الاعراف

م سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور ان سے فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا 'کیوں نہیں' ہم گواہی دیتے ہیں (ہم نے یہ اس لئے تمہیں بنادیا ہے) مبادا تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔''

اس آیت کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جو امام مالک نے اپنی کتاب ''موطا'' میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ١٧٢ الاعراف

نے فرمایا: ''میں نے کسی کو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کرتے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

م ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون ثم مسح فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل أهل النار يعملون)

''اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا' پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ ﷺ کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جنت کے لئے پیدا کئے ہیں' یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ ﷺ کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جہ

ن بالطل عبد البر

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1

محدث فتویٰ